ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن - ارجنٹ اپیل پروگرام

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-129-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-129-2007 >

17 اپریل 2007ء

UA-129-2007 پاکستان: 7 عیسائی توہین رسالت کے جھوٹے مقدمے میں گرفتار، جھوٹا اقبالی بیان حاصل کرنے کیلئے تشدد

پاکستان: مذہبی اقلیتوں کے خلاف امتیازی قانون؛ جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا جانا؛ تشدد؛ من مانی نظر بندی

عزیز دوستو،

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کو ان اطلاعات پر گہری تشویش ہے کہ اپریل 2007ء کے دوران پاکستان کے صوبہ سندھ اور پنجاب میں 7 عیسائیوں کے خلاف مبینہ طور پر توہین رسالت جھوٹے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق جو اسلامک ہیومن رائٹس کمیشن (آئی ایچ آر او) اور دی ایسوسی ایشن آف پیس اینڈ پراسپیریٹی (اے پی پی) کی جانب سے موصول ہوئیں پولیس نے 7 عیسائیوں پر الزامات کی تفتیش کئے بغیر من مانے طور پر توہین رسالت کے الزامات عائد کردیئے ہیں۔ ان دونوں معاملات میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر یا کسی ایسے افسر نے جو مذکورہ بالا عہدے کا ہو تحقیقات نہیں کی حالانکہ 2004ء میں ترمیم شدہ توہین رسالت قانون کے تحت ایسا کرنا ضروری تھا۔ یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ بعض گرفتار شدگان کو پولیس نے انتہائی بے رحمی سے تشدد کا نشانہ بنایا اور انہیں الزامات کے بارے میں جھوٹے اقبالی بیانات دینے کیلئے مجبور کیا گیا۔ متعلقہ علاقوں میں عیسائیوں کے گھروں پر اسلامی انتہاپسندوں نے حملے کئے لیکن مقامی پولیس مداخلت کرنے میں ناکام رہی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پولیس نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے میں عیسائیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے مبینہ ملزمان کی بلاواسطہ مدد کی۔ اے ایچ آر سی آپ سے اس معاملے میں فوری مداخلت کی پرزور اپیل کرتا ہے۔ برائے مہربانی حکومت پاکستان پر زور دیجئے کہ ان واقعات کی فوری تحقیقات کرائی جائے اور جو لوگ ان واقعات کے ذمے دار پائے جائیں انہیں گرفتار اور بے گناہ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔

واقعات کی تفصیلات:

واقعہ نمبر 1:

----

29 سالہ ستار مسیح پر جو کوٹری شہر کے واٹر پمپنگ اسٹیشن کا ملازم اور کرسچین کالونی، سکندر آباد، کوٹری شہر، ضلع جامشورو، صوبہ سندھ میں رہائش پذیر ہے 13 اپریل 2007ء کو مبینہ طور پر مسلم انتہاپسندوں نے حملہ کیا۔ اس حملے کے بعد کوٹری پولیس نے متاثرہ ستار مسیح کو ہی توہین رسالت کے الزام میں دفعہ 295-A اور 295-C کے تحت گرفتار کرلیا۔ دفعہ 295-A کہتی ہے ''ایسی کارروائیاں جو جان بوجھ کر اور بدنیتی کے ساتھ کی گئی ہوں اور ان کا مقصد کسی مذہب یا مذہبی عقیدے کی توہین کر کے کسی طبقے کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا ہو'' جبکہ دفعہ 295-C میں کہا گیا ہے کہ ''رسول اکرم کی شان میں توہین آمیز ریمارکس وغیرہ استعمال کرنے کے نتیجے میں سزائے موت یا عمر قید کی سزا جرمانے کے ساتھ دی جاسکتی ہے''۔ توہین رسالت قانون میں 2004ء میں کی گئی ترامیم کے بعد اس بات کو اجاگر کیا گیا تھا کہ مقدمہ درج کرنے سے پہلے ایک اعلیٰ افسر جو عہدے کے لحاظ سے ڈسٹرکٹ پولیس افسر (ڈی پی او) یا اس کے مساوی ہو الزام کی تحقیقات کرے گا۔ یہ ترمیم مذہبی اقلیتوں کے خلاف توہین رسالت قانون کے بے جا استعمال کو روکنے کیلئے کی گئی تھی لیکن کوٹری پولیس نے یہ قانونی تقاضہ پورا کئے بغیر متاثرہ شخص کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کرلیا۔

بتایا جاتا ہے کہ 13 اپریل 2007ء کو محمدی مسجد ٹیلیگراف کالونی کوٹری کے پیش امام مولوی عمر نے نماز جمعہ کے اجتماع میں اس بات کا اعلان کرتے ہوئے کہ مسجد کے باہر رکھے ہوئے چندے کے بکس میں کچھ کاغذ پائے گئے ہیں جن پر لکھا ہے ''حضرت محمد جھوٹے تھے'' نمازیوں سے کہا کہ وہ سچ جاننے کیلئے یہ تحریر لکھنے والے شخص کے گھر چلیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی عمر نے اس حوالے سے جو کاغذ نمازیوں کو دکھایا اس پر ستار مسیح کا نام اور گھر کا پتہ ہی تحریر نہیں تھا بلکہ اس کی تصویر بھی منسلک تھی حالانکہ بتایا جاتا ہے کہ ستار مسیح ایک ناخواندہ شخص ہے اور پڑھنا لکھنا جانتا ہی نہیں۔ مولوی عمر کے اس انکشاف کے بعد نمازیوں نے مشتعل ہو کر ستار مسیح کے گھر پر حملہ کردیا اور اسے ہلاک کرنے کی بھی کوشش کی گئی لیکن وہ سکندر آباد کی مقامی یونین کونسل کے ناظم کی مدد سے بال بال بچ گیا۔ ہجوم کے قابو سے باہر ہونے کے سبب پولیس موقع پر پہنچ گئی مگر حیرت انگیز طور پر پولیس نے حملہ آوروں کو پکڑنے کے بجائے ظلم کے شکار ستار مسیح کو گرفتار کر کے کوٹری پولیس اسٹیشن کی حوالات میں بند کردیا جبکہ مسلم انتہاپسندوں کے دباؤ کی بنا پر پولیس نے فوری طور سے ستار مسیح کے خلاف توہین رسالت کا جھوٹا مقدمہ درج کرلیا حالانکہ قانون کے مطابق اس سے قبل ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کی جانب سے الزام کی تحقیقات ضروری تھی۔ پولیس نے حراست کے دوران ستار مسیح سے زبردستی اقبالی بیان حاصل کرنے کیلئے اس پر مبینہ طور سے تشدد کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس تشدد کے سبب ستار مسیح کا ایک ہاتھ ٹوٹ گیا۔ پولیس نے ستار مسیح کے ایک چچا مشتاق مسیح کو بھی حیدرآباد میں اس جگہ سے گرفتار کرلیا جہاں وہ کام کرتا تھا، اس سے بھی جبر و تشدد کے ذریعے زبردستی بیان حاصل کر کے اقبال جرم کرالیا گیا۔ ستار مسیح کے خاندان کا اصرار ہے کہ اس کے خلاف لگائے گئے الزامات جھوٹے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ستار مسیح تعلیم یافتہ نہیں ہے، وہ تو اپنا نام یا کوئی نمبر بھی مشکل سے ہی لکھ سکتا ہے اس لئے وہ ایسا کوئی خط لکھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔ دریں اثنا مسلم بنیاد پرستوں نے ستار مسیح اور مشتاق مسیح کے گھروں پر حملے کر کے انہیں تباہ برباد کردیا ہے۔ ان دونوں افراد اور ان کے قریبی دوستوں کے خاندانوں کو مزید انتقامی کارروائیوں سے بچنے کیلئے بھاگ کر کراچی شہر جانا پڑا۔ معلوم ہوا ہے کہ کوٹری اور حیدرآباد دونوں ہی شہروں میں عیسائی برادری مسلم انتہاپسندوں کی طرف سے براہ راست خطرے میں ہے

جبکہ مقامی حکام انہیں تحفظ فراہم نہیں کر رہے۔

واقعہ نمبر 2 :

----

45 سالہ سلامت مسیح مسلم اکثریت والے علاقے بخشی پارک، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، صوبہ پنجاب میں رہتا ہے۔ وہ اس علاقے میں گذشتہ 20 سال سے اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر ہے لیکن اس پورے عرصے میں کسی نے اس کے خلاف توہین رسالت سے متعلق کوئی شکایت نہیں کی۔ یکم اپریل 2007ء کو 11 بجے دن سلامت مسیح کے بیٹے دانیال مسیح کا کچھ مسلمان لڑکوں کے ساتھ کھیل کے دوران جھگڑا ہوگیا۔ بچوں کا یہ جھگڑا جلد ہی بچوں کے والدین کے جھگڑے میں تبدیل ہوگیا لیکن بعد میں علاقے کے مسلم بزرگوں نے مداخلت کرکے اس معاملے کو طے کرادیا تاہم جھگڑے میں ملوث فیصل نامی ایک مسلم لڑکے کے چچا عبدالغفار نے بزرگوں کی مداخلت قبول کرنے سے انکار کردیا اور اس نے مسجد فیضان مدینہ جاکر بچوں کے جھگڑے کی اطلاع دی اس روز چونکہ حضرت محمدؐ کا یوم ولادت منایا جارہا تھا مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ عبدالغفار اور مسجد میں موجود دیگر لوگوں نے عیسائیوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے تحت عبدالغفار نے اسی روز 2 بجے دوپہر سے قبل جب شہر میں میلادالنبیؐ کا ایک بڑا جلوس نکلنے والا تھا ٹوبہ ٹیک سنگھ پولیس اسٹیشن میں ایک رپورٹ داخل کی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سلامت مسیح اور 4 دیگر عیسائیوں نے اسلامی پوسٹروں اور اسٹیکروں کی بےحرمتی کی ہے جن پر اللہ، حضرت محمدؐ کا نام اور قرآن پاک کی آیات چھپی ہوئی تھیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او عارف علی وٹو نے الزام کے بارے میں کسی قسم کی تحقیقات کئے بغیر اس رپورٹ کو محض 20 منٹ کے اندر فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) میں تبدیل کردیا جس کے نتیجے میں 5 افراد کے خلاف غیرقانونی طور پر توہین رسالت کا مقدمہ درج ہوگیا۔ ان پانچ افراد میں سلامت مسیح، اس کا بیٹا رشید مسیح اور تین دیگر افراد شیلا مسیح، باؤ مسیح اور رشا مسیح شامل ہیں۔ ان تمام افراد کے خلاف دفعہ 295-A، 295-C، 452، 148 اور 149 تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ اس صورتحال میں درج کیا گیا کہ کسی ایسے پولیس افسر نے جس کا عہدہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر یا اس سے اوپر کا ہوتا اس مقدمے میں الزامات کی تحقیقات نہیں کی۔ اس بات کی تصدیق ہونے کے بعد کہ پانچ عیسائیوں کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج ہوگیا ہے

عبدالغفار نے مسجد میں میلادالنبیؐ کی تقریب کیلئے جمع ہونے والے لوگوں کو مبینہ طور پر یہ کہہ کر بھڑکایا کہ عیسائیوں نے قرآن شریف کے مقدس اوراق پھاڑے اور ایسے کاغذات کو جن پر حضرت محمدؐ کا نام چھپا ہوا تھا جوتوں سے روند کر ان کی بےحرمتی کی۔ یہ سننے کے بعد اسی روز تین بجے سہ پہر جلوس میں شامل 80 مسلم نوجوانوں نے بخشی پارک کے قریب واقع کرسچین کالونی پر حملہ کرکے عیسائیوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ کی اور بعض مکانوں کو آگ لگادی۔ اس حملے میں کئی افراد زخمی ہوگئے، ایک معذور عیسائی جس کا نام رتن مسیح ہے پتھراؤ کے نتیجے میں بری طرح زخمی ہوگیا، اسے بعد میں ضلع کے سول اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ پولیس کافی تاخیر سے موقع پر پہنچی لیکن اس نے مثبت انداز میں مداخلت نہیں کی۔ فادر بونی مینڈوزا اور اے پی پی کے مسٹر صداقت نے کچھ دیگر افراد کے ہمراہ سٹی پولیس اسٹیشن جاکر حملہ آوروں کے خلاف شکایت داخل کی لیکن ایس ایچ او عارف علی وٹو نے مبینہ طور پر ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کردیا۔ فادر مینڈوزا اور

مسٹر صداقت نے پولیس کے کئی اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں لیکن انہوں نے بھی مبینہ طور پر عیسائیوں کی شکایت پر مقدمہ درج کرنے سے انکار کیا۔ انہیں رات ایک بجے بتایا گیا کہ حملے کے بارے میں پولیس نے ایک ایف آئی آر درج کر لی ہے لیکن پولیس نے اس ایف آئی آر کی نقل فراہم کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ عیسائی برادری کے نمائندے 2 اپریل کو ایک مرتبہ پھر سٹی پولیس اسٹیشن، ٹوبہ ٹیک سنگھ گئے لیکن پولیس حکام نے اس مرتبہ بھی ایف آئی آر کی نقل فراہم نہیں کی۔ عیسائی نمائندوں نے اس صورتحال میں شہر کے مختلف مسلم رہنماؤں سے ملاقات کی جنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس معاملے میں پولیس پر دباؤ ڈالیں گے مگر آج تک نہ تو مبینہ حملہ آوروں میں سے کسی ایک کو بھی گرفتار کیا گیا اور نہ ہی ایف آئی آر کی نقل عیسائیوں کو فراہم کی گئی۔

پس منظر سے متعلق معلومات

پاکستان کے خوفناک توہین رسالت قوانین کے بارے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ "یہ قوانین اس قدر غیر واضح اور مبہم ہیں کہ ان سے مذہبی اقلیتوں یا مسلم اکثریت کے ایسے ارکان کو بھی جو عقائد کی پابندی نہیں کرتے اذیتیں پہنچانے کی صرف حوصلہ افزائی ہی نہیں کرتے بلکہ درحقیقت ایسا کرنے کی دعوت دیتے ہیں"۔ توہین رسالت قوانین عوام کے بنیادی حقوق بری طرح پامال کرتے ہیں، ان قوانین کو ختم کرانے کے سلسلے میں ملک کے اندر اور باہر بھی بہت شور مچایا گیا لیکن اس کے باوجود حکومت پاکستان نے ایسا کرنے کیلئے کوئی حقیقی اقدام نہیں کیا۔ دریں اثنا اس خوفناک قانون کے تحت متعدد شہری گرفتار کئے جا رہے ہیں، انہیں انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ ہلاک بھی کیا جا رہا ہے۔ شق 295-C کو جو 1984ء میں نافذ العمل ہوئی تھی عام طور پر توہین رسالت قانون کہا جاتا ہے۔ اس قانون میں توہین آمیز ریمارکس کی تعریف انتہائی وسیع معنوں میں بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "رسول اکرم کی شان میں توہین آمیز ریمارکس وغیرہ پر چاہے وہ زبان سے ادا کئے جائیں یا تحریری شکل میں ہوں یا ظاہری طور پر ایسے کسی تاثر کی نمائندگی کرتے ہوں یا بلواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اشارے، کنائے میں یا درپردہ طور پر کوئی ایسی بات کی گئی ہو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ بھی عائد کیا جا سکے گا"۔ یہ قانون نافذ ہونے کے 6 سال بعد خطرات مزید بڑھ گئے کیونکہ اسلامی مسائل سے متعلق مقدمات کی سماعت کیلئے قائم کی گئی وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ دیا کہ "رسول اکرم کی شان میں توہین کیلئے سزا صرف موت ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔ توہین رسالت کے جرم میں سزا پانے والے کسی شخص کو اب تک سزائے موت نہیں دی گئی، اس کی جزوی وجہ یہ ہے کہ سزائے موت کے حتمی فیصلوں میں کئی برس لگ جاتے ہیں لیکن مجرموں کو بطور خود سزائے موت دینے کے اصول پر یقین رکھنے والے لوگ کئی ملزموں کو ہلاک کر چکے ہیں (اطلاع کا ذریعہ: "پاکستان کا توہین رسالت قانون: الفاظ میرا ساتھ نہیں دیتے"

تحریر:- اکبر ایس احمد، شائع شدہ "دی واشنگٹن پوسٹ" مورخہ 19 مئی 2002ء صفحہ B01)

یہاں توہین رسالت قانون سے متعلق بعض دیگر واقعات بھی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں جن کے بارے میں ہم نے ارجنٹ اپیلیں جاری کیں

UA-335-2006 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2006/2021/> پاکستان: 2 ایسے افراد پر تشدد جن کے خلاف توہین رسالت قانون کے تحت جھوٹے الزامات عائد کئے گئے تھے

UA-196-2006 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2006/1794/>: پاکستان: زیر سماعت مقدمے کا قیدی جس کے خلاف توہین رسالت کے جھوٹے الزامات عائد کئے گئے تھے ہلاک ہوگیا

UA-214-2005 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2005/1357/>: پاکستان: سانگلہ ہل کے علاقے میں توہین رسالت کے الزامات عائد کئے جانے کے بعد عیسائیوں کے گرجا گھروں اور عیسائی املاک کی بے حرمتی اور تباہی

UP-148-2005 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2005/1377/>: پاکستان: سانگلہ ہل کے علاقے میں توہین رسالت کے الزامات عائد کئے جانے کے باعث کشیدگی میں بدستور اضافہ

UA-56-2004 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2004/685/>: پاکستان: توہین کے مقدمے کا ایک ملزم پولیس اہلکار کے حملے کا نشانہ بن کر ہلاک ہوگیا

تجویز کردہ کارروائی:

برائے مہربانی متعلقہ حکام کو خطوط لکھ کر مطالبہ کیجئے کہ مذکورہ بالا واقعات کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے اور مبینہ ملزمان کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ حکام پر اس بات کیلئے زور دیجئے کہ ان پولیس افسروں کو بھی سزا دی جائے جو ملک میں اقلیتی گروپوں کو تحفظ فراہم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور اقلیتی برادریوں کے ارکان کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ان واقعات کے سلسلے میں پہلے ہی اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ برائے مذاہب اور مذہبی عقائد کی آزادی کو خط ارسال کرکے اس معاملے میں فوری مداخلت کی اپیل کر چکا ہے۔

اس اپیل کی حمایت کیلئے برائے مہربانی یہاں کلک کیجئے:

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-129-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-129-2007 >

خط کا نمونہ:

جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاکستان: 7 عیسائی جھوٹے توہین رسالت مقدمے میں گرفتار، جھوٹا اقبالی بیان حاصل کرنے کیلئے تشدد

کیس نمبر 1:

متاثرین کے نام

1۔ ستار مسیح، عمر 29 سال، ولد جیمس مسیح، ساکن عیسائی کالونی، سکندر آباد، کوٹڑی شہر ضلع جامشورو، صوبہ سندھ، پاکستان

2۔ مشتاق مسیح، متاثرہ شخص نمبر 1 کا چچا، ساکن امریکن کوارٹرز، بلاک 70، عیسائی کالونی لطیف آباد ٹاؤن، ضلع حیدرآباد، سندھ، پاکستان

مبینہ ملزمان کے نام

1۔مولوی محمد عمر بکاؤ، پیش امام محمدی مسجد، سکندر آباد، کوٹری شہر، صوبہ سندھ پاکستان

2۔یعقوب برڑو، سب انسپکٹر کوٹری پولیس اسٹیشن (مقدمے کا تفتیشی افسر)

3۔محمد خان بلوچ، کوٹری پولیس اسٹیشن کا اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او)

4۔احمد خان جمالی، اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی) انویسٹیگیشن، کوٹری

5۔خمیسو خان میمن، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، جامشورو

واقعے کی تاریخ: 13 اپریل 2007ء

کیس نمبر 2

متاثرین کے نام:

1۔سلامت مسیح ولد صادق مسیح

2۔رشید مسیح ولد سلامت مسیح

3۔باؤ مسیح

4۔شیلا مسیح

5۔شبا مسیح

تمام افراد بخشی پارک، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، صوبہ پنجاب، پاکستان کے ساکن ہیں

مبینہ ملزمان کے نام:

1۔عبدالغفار ولد محمد شریف، مسجد فیضان مدینہ، تالاب بازار، ٹوبہ ٹیک سنگھ، صوبہ پنجاب، پاکستان

2۔عارف علی وٹو، اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) سٹی پولیس اسٹیشن، ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر

3۔مسٹر اسلم، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ٹوبہ ٹیک سنگھ، صوبہ پنجاب، پاکستان

واقعے کی تاریخ: یکم اپریل 2007ء

میں یہ خط اقلیتی گروپ کے ارکان کے خلاف یکم اور 13 اپریل کو درج کئے گئے توہین رسالت کے 2 جھوٹے مقدمات کے خلاف اپنی گہری تشویش ظاہر کرنے کیلئے تحریر کر رہا ہوں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان معاملات کی فوری طور پر تفتیش کرائی جائے اور ان لوگوں کو گرفتار کیا جائے جو بغیر سوچے سمجھے تشدد کی ایسی نفرت انگیز کارروائیوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ برائے مہربانی مجھے ان حالات کی وضاحت پیش کرنے کی اجازت دیجئے جو میں سمجھا ہوں۔ 13 اپریل 2007ء کو کوٹری شہر میں واٹر پمپنگ اسٹیشن کے ایک 29 سالہ ملازم ستار مسیح پر مبینہ طور سے مسلم انتہا پسندوں نے حملہ کیا۔ اس حملے کے بعد کوٹری پولیس نے متاثرہ ستار مسیح کو ہی توہین رسالت کے الزام میں دفعہ 295-A اور 295-C تعزیرات پاکستان کے تحت گرفتار کر لیا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ستار مسیح کو گرفتاری کے بعد حوالات میں رکھا

گیا اور اس سے قبل کہ ڈسٹرکٹ پولیس افسر (ڈی پی او) اس کے خلاف الزام کی تحقیقات کرتے پولیس نے فوری طور پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کرلیا۔ یہ واقعہ محمدی مسجد ٹیلیگراف کالونی کوٹری کے پیش امام مولوی عمر کی جانب سے نماز جمعہ کے اجتماع میں اس بات کا اعلان کیئے جانے کے فوری بعد پیش آیا کہ مسجد میں کچھ ایسے کاغذات پائے گئے ہیں جن پر حضرت محمدؐ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ تحریر ہیں۔ پیش امام مولوی عمر نے نمازیوں کو وہ کاغذات دکھائے جن پر ستار مسیح کا نام اور گھر کا پتہ ہی تحریر نہیں تھا بلکہ اس کی تصویر بھی منسلک تھی۔ اس انکشاف کے بعد مشتعل مسلمانوں نے ستار مسیح کے گھر پر حملہ کردیا۔ پولیس نے حراست کے دوران ستار مسیح پر تشدد کرکے زبردستی اس کا اقبالی بیان حاصل کرلیا۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس تشدد کی وجہ سے ستار مسیح کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ پولیس نے ستار مسیح کے ایک چچا مشتاق مسیح کو بھی حیدرآباد میں اس جگہ سے گرفتار کرلیا جہاں وہ کام کرتا تھا، اس سے بھی جبر و تشدد کے ذریعے زبردستی بیان حاصل کرکے اقبال جرم کرالیا گیا۔ ستار مسیح کے خاندان نے اس بات پر اصرار کرتے ہوئے کہ ستار مسیح بے گناہ ہے دعویٰ کیا ہے کہ ستار مسیح تو ایسا کوئی خط لکھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کیونکہ وہ اپنا نام اور نمبر بھی بمشکل ہی لکھ سکتا ہے۔ دریں اثنا مسلم بنیاد پرستوں نے ستار مسیح اور مشتاق مسیح کے گھروں پر حملے کرکے انہیں تباہ برباد کردیا ہے۔ ان دونوں افراد اور ان کے قریبی دوستوں کے خاندان مزید انتقامی کارروائیوں سے بچنے کیلئے بھاگ کر کراچی شہر چلے گئے ہیں۔ یہ توہین رسالت کا واحد من گھڑت معاملہ نہیں ہے بلکہ میرے علم میں آیا ہے کہ یکم اپریل 2007ء کو 45 سالہ سلامت مسیح اور دیگر چار افراد بھی جو مسلم اکثریت والے علاقے بخشی پارک، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، صوبہ پنجاب میں رہتے ہیں اسی نوعیت کے من گھڑت الزامات کا شکار ہو چکے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یکم اپریل 2007ء کو تقریباً 11 بجے دن سلامت مسیح کے بیٹے دانیال مسیح کا بعض مسلم لڑکوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ بچوں کا یہ جھگڑا جلد ہی بچوں کے والدین کے جھگڑے میں تبدیل ہو گیا لیکن بعد میں علاقے کے مسلم بزرگوں نے مداخلت کرکے اس معاملے کو طے کرا دیا تھا لیکن فیصل نامی ایک مسلم لڑکے کا چچا عبدالغفار بزرگوں کی مداخلت سے مطمئین نہیں تھا اور اس نے مسجد فیضان مدینہ جاکر بچوں کے جھگڑے کی اطلاع دی۔ اس روز چونکہ حضرت محمدؐ کا یوم ولادت منایا جارہا تھا عبدالغفار اور مسجد میں موجود دیگر لوگوں نے عیسائیوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ عبدالغفار نے اسی روز تقریباً 2 بجے دوپہر سٹی پولیس اسٹیشن ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک رپورٹ داخل کی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سلامت مسیح اور دیگر چار مذکورہ بالا عیسائی اسلامی پوسٹروں اور اسٹیکروں کی بے حرمتی کے ذمے دار ہیں جن پر اللہ، حضرت محمدؐ کا نام اور قرآن پاک کی آیات چھپی ہوئی تھیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او عارف علی وٹو نے الزام کے بارے میں کسی قسم کی تحقیقات کیئے بغیر اس رپورٹ کو محض 20 منٹ کے اندر فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) میں تبدیل کردیا جس کے نتیجے میں پانچ افراد کے خلاف دفعہ 295-A، 295-C، 452، 148 اور 149 تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا لیکن اس مقدمے میں کسی ایسے پولیس افسر نے جس کا عہدہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر یا اس سے اوپر کا ہوتا الزامات کی تحقیقات نہیں کی۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ خبر سننے کے بعد تقریباً تین بجے سہ پہر جلوس میں شامل 80 مشتعل مسلم نوجوانوں نے بخشی پارک کے قریب واقع کرسچین کالونی پر حملہ کرکے عیسائیوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ کی اور بعض مکانوں کو آگ لگا دی۔ اس حملے میں کئی افراد زخمی ہو گئے، ایک معذور عیسائی جس کا نام رتن مسیح ہے پتھراؤ کے نتیجے میں بری طرح زخمی ہو گیا، اسے بعد میں ضلع کے سول اسپتال میں

داخل کرایا گیا۔ میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ پولیس تاخیر سے موقع پر پہنچی لیکن اس نے مثبت انداز میں مداخلت نہیں کی۔ جب متاثرین نے پولیس کو واقعے کی اطلاع دی تو ایس ایچ او عارف علی وٹو نے مبینہ طور پر ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا۔ پولیس نے حملے کے بارے میں ایف آئی آر اس وقت درج کی جب عیسائیوں کے نمائندوں نے کئی مرتبہ شکایات پیش کیں لیکن پولیس نے اس ایف آئی آر کی نقل فراہم کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اب تک مبینہ حملہ آوروں میں سے کسی ایک کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا۔ مجھے اس بات پر خصوصی طور سے تشویش ہے کہ ان دونوں معاملات میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر یا اس سے بڑے عہدے کے کسی بھی پولیس افسر نے الزامات کی تحقیقات نہیں کی جو 2004ء میں ترمیم شدہ توہین رسالت قانون کے تحت ضروری تھی اور دونوں ہی معاملات میں پولیس نے الزامات کے بارے میں تحقیقات کئے بغیر متاثرین کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات درج کر لئے۔ مجھے اس بات پر بھی تشویش ہے کہ پولیس نے پہلے معاملے کے متاثرین پر بے رحمانہ تشدد کیا اور انہیں الزامات کے بارے میں جھوٹا اقبالی بیان دینے پر مجبور کیا گیا۔ میں مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں آپ سے پرزور استدعا کرتا ہوں کہ ان معاملات کی فوری طور پر تفتیش کروایئے اور اقلیتی گروپوں میں اس قسم کا خوف پیدا کرنے کی گھناؤنی کارروائی کے مرتکب تمام افراد کو گرفتار کیا جائے اور جتنا جلد ممکن ہو انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ متاثرین کے خلاف درج کئے گئے توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات فوری طور پر واپس لئے جائیں اور ان مقدمات میں گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔ میں آپ سے یہ درخواست بھی کرتا ہوں کہ ان دونوں معاملات میں قانونی تقاضے پورے نہ کرنے اور بے عملی کا مظاہرہ کرنے کے ذمے دار پولیس افسران کے خلاف کارروائی کی جائے اور متاثرین کو مناسب معاوضہ ادا کیا جائے۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر حکومت پاکستان پر زور دیتا ہوں کہ توہین رسالت قوانین کو ختم کیا جائے کیونکہ انہیں مذہبی اقلیتوں اور مسلم اکثریت کے عقائد پر نہ چلنے والے افراد کو بھی من مانی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنانے اور سزا دینے کیلئے غلط طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

آپ کا مخلص

برائے مہربانی اپنے خطوط ان شخصیات کو ارسال کیجئے:

1. Mr. Muhammad Wasi Zafar

Minister of Law, Justice and Human Rights

S Block Pakistan Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 920 2628

E-Mail: minister@molaw.gov.pk <mailto:minister@molaw.gov.pk>

2. Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao

Federal Minister of Interior

Room#404, 4th Floor, R Block,

Pak Secretariat

Islamabad (Pakistan)

Tel: +92 51 9212026

Fax: +92 51 9202624

E-mail: minister@interior.gov.pk <mailto:minister@interior.gov.pk>

3. Mr. Mohamag Ali Durrani

Federal Minister for Information and Broadcasting

Government of Pakistan

Islamabad

PAKISTAN

Email: infominister@infopak.gov.pk <mailto:infominister@infopak.gov.pk>

4. Dr. Ishrat UL Ibad

Governor of Sindh province

Karachi

PAKISTAN

Tel: + 92 21 920 1201

Fax: 92-21-9205041

E-mail: pvt_secretary@governorsindh.gov.pk <mailto:pvt_secretary@governorsindh.gov.pk> (for private secretary of Governor)

5. Dr. Arbab Abdul Rahim

Chief Minister of Sindh

Chief Minister House

Karachi

PAKISTAN

Fax: 92-21-9202000

6. Chief Secretary

Government of Sindh

Chief Secretariat,

Karachi, Sindh province,

PAKISTAN

Tel: +92 21 921950

Fax: +92 21 9211946

Email: cs.sindh@sindh.gov.pk <mailto:cs.sindh@sindh.gov.pk>

7. Secretary

(Criminal Prosecution) SGA &CD Department

Government of Sindh

Sindh Secretariat,

Karachi, Sindh Province.

PAKISTAN

Tel: +92 21 9213327-6

Fax: +92 21 9213873

Email: secy.cpsd@sindh.gov.pk <mailto:secy.cpsd@sindh.gov.pk>

8. Lt. General Khalid Maqbool

Governor of Punjab

Governor House

Mall Road, Lahore

PAKISTAN

Fax: +92 42 9200023

E-mail: governor.sectt@punjab.gov.pk <mailto:governor.sectt@punjab.gov.pk>

9. Chief Secretary of Government of Punjab

Punjab Secretariat

Lahore

PAKISTAN

Fax: +92 42 7324489

E-mail: chiefsecy@punjab.gov.pk <mailto:chiefsecy@punjab.gov.pk>

10. Mr. Khusro Pervez Khan

Home Secretary

Punjab Secretariat

Lahore

PAKISTAN

E-mail: home@punjab.gov.pk <mailto:home@punjab.gov.pk>

آپ کا شکریہ

ارجنٹ اپیل پروگرام

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن